سوال

(234) زید سات سال سے اپنی زوجہ سے بوجہ نامردی کے علیحدہ رہا   لخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید سات سال سے اپنی زوجہ سے بوجہ نامردی کے علیحدہ رہا نان نفقہ سے قطعاً بے پرواہ رہا۔ ایسی حالت میں اس کی بیوی پر شرعی طلاق ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (شیخ فضل الدین ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں عورت فسخ نکاح کرانے کا حق رکھتی ہے۔ عدالت کے زریعے نہ کراسکے تو پنچایت کے ذریعے کرالے۔ (فتاویٰ نزیریہ جلد 2۔ 25مارچ 1932ء)

فتاویٰ دہلی

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرح متین اس مسئلے میں ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اسی وقت راستے ہی سے واپس کردیا۔ اور ہم بستری کی نوبت نہیں آئی۔ اب اسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے گزرگئے۔ اس مرد نے نان نفقہ کچھ بھی نہیں دیا۔ ایک مرتبہ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس گئی بھی لیکن اس کا خاوند چھپ گیا۔ اور اس کے پاس تک نہ آیا۔ اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو بلالو لیکن اس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

الجواب۔ بعد حمد وصلواۃ کے واضح ہو کہ حق تعالیٰ نے مرد کے زمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ   ٢٣١ سورة البقرة

''یعنی خاوند کو عورت کے ساتھ دو باتوں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہیے۔'' ان دو باتوں کے کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود نہیں پایا جاتا۔ یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دے کر حسب قانون شرع جدا کرنا۔ تیسری صورت میں یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں۔ اس کو بطور قضیہ مفصلہ حقیقہ کے سمجھنا چاہیے۔ اس کے دو جز یعنی ادائے حقوق وطلاق نہ شرعاً دونوں مجتمع ہوسکتے ہیں۔ اور نہ مرتفع ہوسکتے ہیں۔ بلکہ دونوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور صورت مسئولہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ ادائے حقوق اور نہ طلاق ایسی حالت میں سوائے اس کے کہ عورت ضرور نقصان میں مبتلا ہو۔ اور اس کی زندگی خراب ہو۔ اور کیا نتیجہ

ہوسکتا ہے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور کرنا ضروری ہے۔

قال اللہ تعالی ولا تضاروہن وقال اللہ تعالیولَا تُمسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعتَدُوا

وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی لاسلام

اور ضرر دوور کرنے کی صورت سوائے اس کے کچھ نہیں ہوسکتی۔ کہ اس مرد ظالم کو فہمائش و تنبیہ کی جائے۔ اور طلاق مانگی جائے۔ اگر طلاق نہ دیوے تو مشورہ پنچایئت کر کے نکاح فسخ کیا جاوے۔ اور کسی مرد صالح سے اس کا نکاح کر دیا جائے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ مظلومہ عورت مذکورہ کا نکاح فسخ کر کے کسی مرد خداترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا۔ کے دونوں میں تفریق کی جائے۔ جیسا کہ دار قطنی میں مروی ہے۔ پس جب آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو بوجہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے۔ تفریق کےلئے حکم صادر فرمایا۔ تو اس شخص کےلئے بطریق اولیٰ تفریق کا حکم جاری کیا جاوے گا۔ جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص191

محدث فتویٰ